

حصہ اول

(Part - 1)

01 - تجوید اور اس کی اہمیت

01.1 تجوید: (rules of recitation)

حروف کو ان کے مخارج سے ادا کر کے پڑھنا یعنی ہر حرف کا حق ادا کرنا تجوید ہے۔ اسے قراءت بھی کہا جاتا ہے۔ خوش الحانی بے شک اچھی چیز ہے لیکن صحت تلفظ دراصل قراءت ہے۔ اس علم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ پڑھنے والا قرآن مجید کی تلاوت میں غلطیوں سے بچے، اور اسے مکمل درستگی کے ساتھ پڑھے۔

01.2 رفتار: (pace)

تلاوت، یعنی قرآن پڑھنے کی تین رفتاریں ہیں۔ آہستہ، اوسط اور تیز۔ جب قاری قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھے (جیسا کہ ریڈیو اور ٹی وی پر یا کسی محفل حسن قراءت میں قرآن پڑھا جاتا ہے) تو ایسی رفتار کو اصطلاحاً "ترتیل" کہتے ہیں۔ اگر تلاوت میں اوسط رفتار اختیار کی جائے (جیسا کہ بالجمہر فرض نمازوں میں امام قرآن پڑھتا ہے) تو یہ رفتار "تدویر" کہلاتی ہے۔ اور جب نسبتاً قرآن کی تیز قراءت کی جائے (جیسا کہ نماز تراویح میں حفاظ کرام قرآن سناتے ہیں) تو ایسی رفتار کو "حدر" کہتے ہیں۔ لیکن ہر صورت میں قراءت کے اصول و قواعد کی پابندی نہایت لازمی ہے۔

ان تینوں رفتاروں کی عملی مثالیں جید قاریوں کے آڈیو کی صورت میں بھی شامل کی گئی ہیں۔ ساتھ ہی قاری حضرات کا ان تینوں رفتاروں پر ان کے مکمل کنٹرول کا ایک عددی جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ یہ جائزہ کتاب کے آخر میں منسلک کیا گیا ہے۔ ان قاری حضرات کی آڈیو کے لنک کے لیے دیکھیے

www.guldustah.com پر تجوید کی کتابیں۔

01.3 تلاوت میں غلطیاں: (reading errors)

تلاوت میں اگر کوئی ایسی غلطی صادر ہو جس سے معنی کچھ کے کچھ ہو جائیں۔ اس کو لحنِ جلی یا بڑی غلطی کہتے ہیں۔ جب کہ پڑھنے کی ایسی غلطی جس سے معنی تو نہ بدلیں لیکن قرآن کی رونق اور فصاحت میں فرق آجائے تو اس کو لحنِ خفی یا چھوٹی غلطی کہتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت میں غلطیوں، بالخصوص لحنِ جلی سے چپناہایت ضروری ہے۔ بلکہ لحنِ خفی کی بھی کیوں نوبت آئے۔ قرآن تو اپنی پوری صحت ہی کے ساتھ ادا کیا جانا چاہیے۔

لحنِ جلی یعنی بڑی غلطیاں عام طور سے اعراب، مقدار اور مخارج کی درست ادائیگی نہ ہونے سے ہوتی ہیں۔ اور بعض کے نزدیک صفات میں کوتاہی کرنے سے بھی ہوتی ہیں۔

01.4 لحنِ جلی: (major mistakes)

01.4.1 اعراب کی غلطی:

جس طرح اردو میں زبر زیر پیش کے فرق سے الفاظ کے معنوں میں فرق آتا ہے اسی طرح عربی میں بھی زبر زیر پیش، سکون، ہمزہ، مدہ، تنوین وغیرہ، اس کے معنوں میں فرق ڈالتے ہیں۔ چنانچہ پڑھتے وقت بے احتیاطی، بڑی غلطیوں کا باعث بن جاتی ہے۔ مثلاً:

اردو میں ملتے جلتے الفاظ:

[کل۔ کل]، [ادھر۔ ادھر]، [بل۔ بل]

عربی میں ملتے جلتے الفاظ:

[مَنْ = کون۔۔۔۔۔ مَنْ = سے]

[أَنْعَمْتُ = تو نے انعام کیا۔۔۔۔۔ أَنْعَمْتُ = میں نے انعام کیا]

[مُصَوِّرٌ = تصویر بنانے والا۔۔۔۔۔ مُصَوِّرٌ = جس کی تصویر بنائی گئی]

01.4.2 مقدار کی غلطی:

دیکھیں اردو میں اگر لفظ "گم" کے "کاف زبر" کو تھوڑا گا کر پڑھیں تو یہ "گام" بن جائے گا۔ اور جیسے لفظ "بام" کے "با" کو مختصر کر دیں، پوری طرح الف کی آواز نہ نکالیں، تو یہ لفظ "بم" بن جائے گا۔ اسی طرح عربی میں بھی ادائیگی کے وقت، حرکات کی اپنی مقررہ مقداروں میں کمی یا زیادتی کر دیں تو الفاظ کے معنی بدل جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

[قُلْنَ = عورتوں نے کہا ---- قُلْنَا = ہم نے کہا]

[جَعَلْنَ = عورتوں نے بنایا ---- جَعَلْنَا = ہم نے بنایا]

[إِنَّ = بیشک ---- إِنَّا = ہم نے]

[لَ = تحقیق ---- لَا = نہیں]

01.4.3 مخارج کی غلطی:

عام طور پر اردو میں تلفظ کے وقت زیادہ احتیاط نہیں کی جاتی۔ لیکن عربی میں ہر حرف کے نکلنے کی جگہ مخصوص ہے۔ اور ادا کرتے ہوئے اس اہتمام کو ضروری بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ تلفظ کے فرق سے معنوں میں فرق لیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اردو میں ملتے جلتے الفاظ:

[منّا - منع]، [کثرت - کسرت]، [حلقہ - ہکا]، [نظر - نذر]

عربی میں ملتے جلتے الفاظ:

[عَلِيمٌ = خوب جاننے والا ---- اَلِيمٌ = دردناک]

[ثُمَّ = پھر ---- سُمَّ = زہر دیا گیا]

[مُحَمَّدٌ = بہت تعریف کیا گیا ---- مُهَمَّدٌ = بھوکوں مارا گیا]

[صَلُّوا = صلاۃ بھیجو ---- سَلُّوا = تلوار کھینچو]

01.4.4 صفات کی غلطی:

عربی قاعدے کے لحاظ سے ہر حرف اپنی ایک صفت رکھتا ہے۔

یہاں حرف "د" کی مثال لیتے ہیں۔ جیسے لفظ "صَمَدٌ" میں اگر "د ساکن" پر اس حرف کی صفت کا خیال کیے بغیر ادا کیا جائے تو "صَمَتٌ" بن جائے گا۔

دوسری مثال "ک" کی لیتے ہیں۔ جیسے لفظ "اَكْبَرُ" کے "ک ساکن" کو درست صفت سے اظہار نہ کریں تو کچھ "اَكْبَر" جیسا لفظ سننے میں آئے گا۔

اسی طرح جیسے "اُمِّہِ وَاَبِیہِ" یا "صَاحِبِیہِہِ وَاَبِیہِہِ" کی ادائیگی میں ان کے آخری "ہ" پر درست صفت کے ساتھ نہ ٹھہریں تو "اَبِیہِہِ" ، "اَبِی" ، اور "بَنِیہِہِ" بن جائے گا۔

ان مثالوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کو درست پڑھنے کے لیے تجوید کے اصول و قواعد کا جاننا کس قدر اہم ہے۔ ہم قرآن پڑھتے تو ہیں لیکن ہماری نادانی سے بڑی غلطیوں کے سبب معنی کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں۔ سوچیں کہ پھر تلاوت سے فیوض و برکات کی کس طرح اُمید کی جاسکتی ہے۔

